

از عدالتِ عظمیٰ

ایم بی ہری گودر

بنام

سٹیٹ آف کرناٹکا و دیگران

تاریخ فیصلہ: 29 اکتوبر 1991

[اے ایم احمدی اور ایم ایم پنچھی، جسٹس صاحبان]

کرناٹک سول سروسز (درجہ بندی، کنٹرول اور اپیل) قواعد، 1957: قواعد 5 اور 7- شیڈول II،
-کالم 2

جونیر انجینئرز-اسسٹنٹ انجینئرز-باہمی ارشدیت-ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے جونیر
انجینئرز کا انتخاب جب بھرتی کے قواعد موجود نہ ہوں-ڈائریکٹر کے ذریعے تقرری-بعد میں بنائے گئے
بھرتی کے قواعد-قواعد بننے کی تاریخ سے تقرری کی تاریخ تک کی مدت کا ارشدیت کے لیے شمار کیا
جانا-ڈائریکٹر کے ذریعے جونیر انجینئرز کی تقرری درست قرار دی گئی۔

کرناٹک ریاستی حکومت کا یادداشت مورخہ 5 جولائی 1976- غیر مستقل تقرریوں کی مستقلی کے
لیے رہنما خطوط کا اطلاق۔

اپیل کنندہ، جو ریاست کرناٹک کے محکمہ مائنز اینڈ جیالوجی میں رگمین کے عہدے پر تھا،
ابتدائی طور پر جونیر انجینئر (میکینیکل) کے نئے بننے والے عہدے پر مقامی امیدوار کے طور پر مقرر کیا
گیا۔ بعد میں اسے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مستقل منتخب کیا گیا اور ڈائریکٹر کے ذریعے
مذکورہ عہدے پر 4.5.1970 کو مقرر کیا گیا اور 29.9.1972 کو اس عہدے پر مستقل کر دیا
گیا۔ 16.12.1974 کو، اسے، مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 کے ساتھ، جو محکمہ میں ڈرلر تھے، اسسٹنٹ
ڈرلنگ انجینئر کے طور پر ترقی دی گئی اور ان پر اسے ارشد دکھایا گیا۔ تاہم، نظر ثانی شدہ عارضی
ارشدیت کی فہرست کے ساتھ ساتھ حتمی ارشدیت کی فہرست میں، اسے اسسٹنٹ ڈرلنگ انجینئر کے
درجے میں مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 سے کم درجے کا دکھایا گیا۔

اپیل کنندہ نے ریاستی انتظامی ٹریبونل کے سامنے ارشدیت کی فہرستوں کو چیلنج کرتے ہوئے درخواست دائر کی جسے یہ کہہ کر مسترد کر دیا گیا کہ (i) اپیل کنندہ کی بطور جونیئر انجینئر تقرری غیر مستقل تھی کیونکہ یہ بھرتی کے قواعد کی حمایت سے محروم تھی اور ڈائریکٹر تقرری کرنے کا اختیار نہیں رکھتا تھا؛ (ii) چونکہ اپیل کنندہ نے مستقل عہدیدار کے طور پر تین سال کا تجربہ حاصل نہیں کیا تھا، اس لیے وہ اسسٹنٹ ڈرلنگ انجینئر کے عہدے پر ترقی کے اہل نہیں تھا؛ اس کی مستقل ملازمت صرف بھرتی کے قواعد بننے کی تاریخ سے منسلک کی جاسکتی ہے۔ اس کے مطابق، ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کی 4 مئی 1970 سے 23 اگست 1973 تک کی ملازمت کو اس کی ارشدیت کے تعین کے لیے مد نظر نہیں رکھا جاسکتا اور اس لیے وہ مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 سے کم درجے کا ہے۔

اپیل کنندہ نے ٹریبونل کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے اس عدالت میں اپیل دائر کی جس میں یہ دلائل دیے گئے: (i) سروس کمیشن کے انتخاب کے ذریعے بطور مستقل ملازم اس کی بھرتی کو مد نظر رکھتے ہوئے، اس کی ملازمت فطری طور پر مستقل تھی؛ (ii) جس عہدے پر اسے مقرر کیا گیا تھا وہ مستقل طور پر تخلیق کردہ عہدہ تھا اور قواعد موجود ہونے کے دور میں بھی مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 کے عہدے سے برتر تھا؛ کسی بھی صورت میں اس کے مستقل ہونے کے بعد ٹریبونل کا یہ کہنا کہ اس کی تقرری غیر مستقل تھی درست نہیں تھا؛ اور (iii) ریاستی حکومت کے جاری کردہ رہنما خطوط کے تحت، جن کے تحت غیر مستقل تفریوں کو مستقل بنایا گیا، یہاں تک کہ اگر یہ مان لیا جائے کہ اس کی ابتدائی تقرری غیر مستقل تھی تو اسے ہمیشہ مستقل سمجھا جانا چاہیے۔

اپیل کو قبول کرتے ہوئے اور ٹریبونل کے حکم کو کالعدم کرتے ہوئے یہ عدالت قرار دیا گیا کہ:

1۔ کرناٹک سول سروسز (درجہ بندی، کنٹرول اور اپیل) قواعد، 1957 کے قاعدہ 7 (2) کو اس کے شیڈول II کے کالم 2 کے ساتھ پڑھنے سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ جونیئر انجینئرز کے لیے ڈائریکٹر تقرری کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اپیل کنندہ کو اہل پایا گیا اور پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مستقل منتخب کیا گیا اور 1970 میں جونیئر انجینئر کے طور پر مقرر کیا گیا۔ اس نے اس عہدے پر مسلسل کام کیا یہاں تک کہ اسے مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 کے ساتھ اگلے اعلیٰ عہدے اسسٹنٹ ڈرلنگ انجینئر پر ترقی دے دی گئی۔ لہذا، ٹریبونل کا یہ کہنا کہ تقرری غیر مستقل تھی اور ڈائریکٹر جونیئر انجینئر

کے لیے تقرری کرنے کا اختیار نہیں رکھتا تھا درست نہیں تھا۔ اس کے مطابق، جو نیئر انجینئر کے عہدے پر 1970 سے اگلے اعلیٰ عہدے پر ترقی تک کے اس کے تجربے کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

2۔ چونکہ عہدے محکمے میں موجود تھے اور تقرری کے لیے انتخاب ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کیا گیا تھا اور ڈائریکٹر تقرری کرنے کا اہل تھا، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بھرتی کے قواعد کی عدم موجودگی نے تقرری کو غیر قانونی یا غیر مستقل بنا دیا۔ مزید برآں، غیر مستقل تقرریوں کو حکومت کے 5 جولائی 1976 کے یادداشت کے ذریعے مستقل بنا دیا گیا۔

3۔ اپیل کنندہ کی ارشدیت جو وقت گزرنے کے ساتھ مستحکم ہو گئی تھی اور جس کی بنیاد پر حکومت نے اسے ترقیاں دی تھیں، ابتدائی تقرری کی مستقلی پر کئی سالوں بعد شک کر کے اسے مجروح نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ اس نے عارضی انتظام کے تحت بطور ایڈہاک ملازم تجربہ حاصل کیا ہو کہ جو نیئر انجینئر کے طور پر اس کے تجربے کو نظر انداز کیا جاسکتا۔ لہذا، ترقی والے عہدے پر اس کی ارشدیت کو اس بنیاد پر مجروح نہیں کیا جاسکتا تھا کہ اس کے پاس ضروری تجربہ نہیں تھا۔

ڈائریکٹر ریسروٹ درجہ II انجینئرنگ آفیسر ز ایسوسی ایشن بنام ریاست مہاراشٹر اینڈ دیگر [1990] 2 ایس سی سی 715، کی پیروی کی گئی۔

4۔ اپیل کنندہ کی مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 پر ارشدیت بحال کی جائے گی اور اسے ان سے ارشد دکھایا جائے گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4375 / 1991۔

کرنالک ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، بنگلور کے 3.9.1990 کے فیصلے اور آرڈر کے خلاف جو درخواست نمبر 2564 / 1989 میں دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے: ایم کے رامامورتی، ایس رویندر، کے وی موہن اور ایس آر بھٹ

جواب دہندگان کی طرف سے: راجو رام چندرن، ایم ویرپا اور کے ایچ نوین سنگھ (غیر حاضر)

عدالت کا فیصلہ احمدی، جے نے دیا: خصوصی اجازت دی گئی۔

اس خصوصی اجازت اپیل میں جس تنازعہ کو ہمیں حل کرنا ہے وہ اپیل کنندہ کی ارشدیت کا مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 کے ساتھ موازنہ ہے۔ حقائق کی پس منظر جو اس تنازعہ کا باعث بنی، مختصر ایہ ہے:

سال 1966 میں کرناٹک ریاست کے محکمہ مائنز اینڈ جیالوجی (گراؤنڈ واٹر سرویز اینڈ ڈرلنگ یونٹ) میں جونیر انجینئر (میکینیکل) کے عہدے تخلیق کیے گئے۔ اپیل کنندہ جو اس وقت محکمہ کے ڈرلنگ یونٹ میں رگمین کے طور پر کام کر رہا تھا، کو ڈائریکٹر محکمہ کے 14 اگست 1967 کے آرڈر کے ذریعے مذکورہ عہدوں میں سے ایک پر جونیر انجینئر (میکینیکل) کے طور پر روپے 200-375 کے اسکیل میں مقرر کیا گیا۔ بعد میں، اسے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مذکورہ عہدے پر 4 مئی 1970 سے مستقل طور پر بھرتی کیا گیا۔ تاہم، اگرچہ ڈائریکٹر نے نئے بننے والے عہدے کے لیے فوری طور پر بھرتی کے قواعد بنانے کی ریاستی حکومت سے درخواست کی تھی، بھرتی کے قواعد 26 جون 1973 کے نوٹیفکیشن کے اجراء تک حتمی شکل نہیں دیے گئے۔ اس سے پہلے کہ اپیل کنندہ کو 1970 میں ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مستقل طور پر بھرتی کیا جاتا، ڈائریکٹر نے حکومت کو اس کارروائی سے آگاہ کر دیا تھا جو وہ عہدے کو پر کرنے کے لیے کرنے جا رہا تھا۔ تقرری کا آرڈر اس وقت جاری کیا گیا جب پبلک سروس کمیشن نے عہدے کا اشتہار دیا تھا اور تقرری کے لیے افراد کا انتخاب کیا تھا۔ اپیل کنندہ کو ابتدائی طور پر ایک سال کی آزمائشی مدت پر مقرر کیا گیا اور آزمائشی مدت کا میابی سے مکمل کرنے پر اسے ملازمت میں برقرار رکھا گیا اور بعد میں 13 جون 1974 کے آرڈر کے ذریعے 29 ستمبر 1972 سے اس عہدے پر مستقل کر دیا گیا۔

مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 نے 1964-65 میں ڈرلرز کے طور پر سروس میں داخلہ لیا۔ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 کو ڈائریکٹر کے 16 دسمبر 1974 کے آرڈر کے ذریعے اسسٹنٹ ڈرلنگ انجینئر کے طور پر ترقی دی گئی۔ آفس آرڈر نمبر 676/74-75 سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ اور ایک اور شخص اس وقت جونیر انجینئرز کے طور پر کام کر رہے تھے جبکہ مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 اسسٹنٹ ڈرلنگ انجینئرز کے طور پر ترقی پانے سے پہلے ڈرلرز کے طور پر کام کر رہے تھے۔ ریاستی حکومت نے اپیل کنندہ کو ترقی دینے پر ڈائریکٹر کی کارروائی کی منظوری نہیں دی کیونکہ وہ مقامی امیدوار تھا اور اسے واپس بھیجنے کی ہدایت کی۔ تاہم، ایسی کوئی واپسی نہیں ہوئی۔ ریاستی حکومت نے کوئی مزید کارروائی بھی نہیں کی۔ اپیل کنندہ کو اسسٹنٹ ڈرلنگ انجینئرز کے مذکورہ درجے میں مدعا علیہ

نمبر 3 سے 7 سے ارشد دکھایا گیا۔ اپیل کنندہ کو بعد میں ریاستی حکومت کے ذریعے 1980 میں اگلے اعلیٰ عہدے ڈرلنگ انجینئر پر اور مزید 1984 میں چیف ڈرلنگ انجینئر کے طور پر ترقی دی گئی، جو عہدہ وہ اس تاریخ کو برقرار رکھے ہوئے تھا جب اس کی ارشدیت مجروح ہوئی۔ اپیل کنندہ کو ہمیشہ مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 سے ارشد دکھایا گیا یہاں تک کہ 31 دسمبر 1987 کو اسسٹنٹ ڈرلنگ انجینئر کے درجے کے حوالے سے نظر ثانی شدہ عارضی ارشدیت کی فہرست شائع ہوئی۔ چونکہ اعتراضات مدعو کیے گئے تھے، اپیل کنندہ نے مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 سے کم درجے کا دکھائے جانے پر اعتراض کیا لیکن بے سود۔ یہاں تک کہ 4 مئی 1989 کی حتمی ارشدیت کی فہرست میں بھی اسے مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 سے کم درجے کا دکھایا گیا۔ مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 کو عارضی اور حتمی دونوں ارشدیت کی فہرستوں میں سیریل نمبر 1 سے 5 پر دکھایا گیا جبکہ اپیل کنندہ کو سیریل نمبر 6 پر دکھایا گیا۔ اس طرح، پہلی بار، 1970 میں اس کی مستقل تقرری کے بعد سے، اسے 1987 میں جاری عارضی ارشدیت کی فہرست اور 1989 میں جاری حتمی ارشدیت کی فہرست کے تحت مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 سے کم درجے کا دکھایا گیا۔ لہذا، اپیل کنندہ نے عارضی ارشدیت کی فہرست کے ساتھ ساتھ حتمی ارشدیت کی فہرست کو درخواست نمبر 2564 / 1989 کے ذریعے کرناٹک انتظامی ٹریبونل میں چیلنج کیا۔ ٹریبونل نے اپنے 3 ستمبر 1990 کے فیصلے کے ذریعے اس کی درخواست مسترد کر دی، یہ کہتے ہوئے کہ سروس میں اس کا ابتدائی داخلہ خود ہی غیر مستقل تھا اور چونکہ اس کے پاس مستقل عہدیدار کے طور پر تین سال کا ضروری تجربہ نہیں تھا، وہ اگلے اعلیٰ عہدے اسسٹنٹ ڈرلنگ انجینئر پر ترقی کے اہل نہیں تھا کیونکہ اس کی مستقل ملازمت صرف درجے کے لیے بھرتی کے قواعد بننے کی تاریخ سے منسلک کی جاسکتی ہے جو 23 اگست 1973 کو نوٹیفائی ہوئے۔ معاملے کے اس پہلو کو دیکھتے ہوئے، ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کی 4 مئی 1970 سے 23 اگست 1973 تک کی ملازمت کو مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 کے ساتھ باہمی ارشدیت کا تعین کرنے کے لیے مد نظر نہیں رکھا جاسکتا۔ اپیل کنندہ، اپنی درخواست کی مستردگی سے متاثر ہو کر، آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اس عدالت سے رجوع کیا۔

اپیل کنندہ کا موقف ہے کہ ٹریبونل کا حکم کئی خامیوں کا شکار ہے، یعنی: اولاً، ٹریبونل یہ سمجھنے میں ناکام رہا کہ اپیل کنندہ کو ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے انتخاب پر مستقل ملازم کے طور پر بھرتی کیا گیا تھا جس کے لیے اشتہار دیا گیا تھا، اور اس لیے اپیل کنندہ کی ملازمت فطری طور پر مستقل تھی نہ کہ محض مقامی امیدوار کی ہٹانیا، جس عہدے پر اسے مقرر کیا گیا تھا وہ مستقل طور پر تخلیق کردہ

عہدہ تھا اور قواعد موجود ہونے کے دور میں بھی مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 کے عہدے سے برتر تھا اور کسی بھی صورت میں 29 ستمبر 1972 سے اس کے مستقل ہونے کے بعد ٹریبونل کا یہ کہنا کہ اس کی تقرری غیر مستقل تھی درست نہیں تھا؛ اور ثالثاً، ٹریبونل ریاستی حکومت کے 5 جولائی 1976 کو جاری کردہ رہنما خط کو نظر انداز کرنے میں ناکام رہا جس میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ '1 نومبر 1956 کے بعد لیکن ایسے درجوں میں بھرتی کے قواعد کے نفاذ سے پہلے حکومت یا حکومت کی مخصوص اجازت کے تحت براہ راست بھرتی یا ترقی کے ذریعے کی گئی تمام تقرریوں کو مستقل سمجھا جاسکتا ہے'۔ اپیل کنندہ کا کہنا ہے کہ ریاستی حکومت کے جاری کردہ اس رہنما خط کی پیروی میں یہاں تک کہ اگر یہ مان لیا جائے کہ اس کی ابتدائی تقرری غیر مستقل تھی تو اسے ہمیشہ مستقل سمجھا جانا چاہیے۔ اپیل کنندہ، لہذا، کا موقف ہے کہ ٹریبونل کا حکم کچھ صریح خامیوں کا شکار ہے اور اسے کالعدم کرنے کا مستحق ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ٹریبونل کے سامنے مدعا علیہ نمبر 1، 2، 4، 6 اور 7 نے اپیل کنندہ کی ارشدیت کے دعوے کو چیلنج کرتے ہوئے کوئی جوابی بیان دائر نہیں کیا لیکن مدعا علیہ نمبر 3 اور 5 نے اپیل کنندہ کے دعوے کی مخالفت کی جبکہ ریاستی حکومت جوابی بیان دائر کر کے میدان میں داخل ہونے سے گریز کرتی رہی لیکن اس کے بجائے ٹریبونل کو متعلقہ فائلز پیش کیں۔ جہاں تک مدعا علیہ نمبر 3 اور 5 کا تعلق ہے، انہوں نے مذکورہ عارضی اور حتمی دونوں ارشدیت کی فہرستوں کو تیار کرنے میں ریاستی حکومت کی کارروائی کی حمایت کی۔ انہوں نے موقف اختیار کیا کہ چونکہ وہ مستقل ملازم تھے اور اپیل کنندہ سے پہلے سروس میں داخل ہوئے تھے اور اپیل کنندہ کے ساتھ اسسٹنٹ ڈرائنگ انجینئرز کے عہدے پر ترقی پائی تھی، وہ واضح طور پر اپیل کنندہ سے ارشد تھے اور ریاستی حکومت انہیں ارشدیت کی فہرست میں سیریل نمبر 1 سے 5 پر اور اپیل کنندہ کو سیریل نمبر 6 پر دکھانے میں جائز تھی۔ لہذا، وہ موقف اختیار کرتے ہیں کہ یہ اپیل بے بنیاد ہے اور خارج کرنے کی مستحق ہے۔

ہم نے مخالف دعویداروں کے وکلاء کی دلائل سنے۔ ریاستی حکومت کے وکیل نے بتایا کہ انہوں نے پہلے بتائی گئی وجوہات کی بنا پر ارشدیت کی فہرست تیار کی تھی لیکن وہ کسی فریق کی حمایت نہیں کرنا چاہتے تھے اور وہ اس عدالت کے فیصلے کی پابندی کریں گے۔

تنازعہ کو سمجھنے کے لیے کرنائک سول سروسز (درجہ بندی، کنٹرول اور اپیل) قواعد، 1957 کا حوالہ دینا ضروری ہے۔ قاعدہ 5 کے مطابق، ریاست کرنائک کی سول سروسز کو درجہ I، درجہ II، درجہ III اور درجہ IV کے عہدوں میں درجہ بند کیا گیا ہے۔ درجہ I اور درجہ II گزٹڈ عہدے

ہیں جبکہ درجہ III اور درجہ IV غیر گزٹڈ عہدوں پر مشتمل ہیں۔ جہاں تک درجہ III کے عہدوں کا تعلق ہے، ابتدائی تقرریاں قواعد کے ساتھ منسلک شیڈول II کے کالم 2 میں درج اختیارات کے ذریعے کی جانی چاہئیں۔ جو نیوز انجینئرز کے عہدوں کے حوالے سے دوسرا شیڈول ڈائریکٹر کو تقرری کرنے کا اختیار بتاتا ہے۔ لہٰذا، اس بات میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ اپیل کنندہ کی ابتدائی تقرری تقرری کرنے کے اہل اختیار کے ذریعے کی گئی تھی۔ یہ بالکل سچ ہے کہ جب اپیل کنندہ کو ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے منتخب کیا گیا اور 4 مئی 1970 سے جو نیوز انجینئر کے طور پر مقرر کیا گیا، اس وقت سوال میں عہدے کے لیے کوئی مخصوص بھرتی کے قواعد موجود نہیں تھے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا، عہدے پہلی بار 1966 میں تخلیق کیے گئے تھے اور اس وقت سے ڈائریکٹر مذکورہ عہدوں کے لیے بھرتی کے قواعد بنانے کے لیے ریاستی حکومت کے ساتھ خط و کتابت میں تھا۔ چونکہ بھرتی کے قواعد کسی نہ کسی وجہ سے نہیں بنائے گئے تھے، 1969 میں ڈائریکٹر نے ریاستی پبلک سروس کمیشن کو عہدوں کا اشتہار دینے اور تقرری کے لیے امیدواروں کے انتخاب کی درخواست کرتے ہوئے خط لکھا۔ ہم وقت ساز، اس نے ریاستی حکومت کو ایک خط لکھ کر آگاہ کیا کہ اس نے ریاستی پبلک سروس کمیشن سے عہدوں کا اشتہار دینے اور تقرری کے لیے افراد کے انتخاب کی درخواست کرنے کی کارروائی کی ہے۔ اس کی جانب سے بھیجے گئے تقاضے کے نتیجے میں کمیشن نے امیدواروں کا انتخاب کیا اور ڈائریکٹر کو تقرری کے لیے فہرست بھیج دی، جو کرنٹ سول سروس (درجہ بندی، کنٹرول اور اپیل) قواعد، 1957 کے تحت تقرری کرنے کا اہل تھا۔ ڈائریکٹر، جو قاعدہ 7 کے تحت تقرری کرنے کا اہل تھا، نے 24 اپریل 1970 کا تقرری کا خط جاری کیا جس پر اپیل کنندہ نے 4 مئی 1970 سے چارج سنبھال لیا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عہدے 1966 میں مستقل طور پر تخلیق کیے گئے تھے اور اپیل کنندہ کو 1970 میں ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مستقل طور پر منتخب کیا گیا اور سوال میں عہدے پر مقرر کیا گیا۔ اپیل کنندہ، جو انجینئرنگ گریجویٹ تھا، مذکورہ عہدے پر تقرری کے لیے اہل تھا۔

ریاستی حکومت کا نقطہ نظر جب اپیل کنندہ کی ارشدیت کو مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 کے مقابلے میں کم کیا گیا اس کا مختصر ذکر کیا جاسکتا ہے۔ جو نیوز انجینئرز (میکینیکل) کے لیے بھرتی کے قواعد بنائے گئے اور 23 اگست 1973 سے نافذ ہوئے، یہ محسوس کیا گیا کہ جو نیوز انجینئرز کے دو عہدے براہ راست بھرتی کے ذریعے بھرے گئے تھے جو مذکورہ قواعد کے خلاف تھے جن میں ڈرلرز کے درجے سے ترقی کے ذریعے 50 فیصد اور براہ راست بھرتی کے ذریعے 50 فیصد کا تناسب طے کیا گیا تھا۔

چونکہ دونوں عہدے براہ راست بھرتی کے ذریعے بھرے گئے تھے، یہ محسوس کیا گیا کہ یہ تناسب خلاف ورزی کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ کی ارشدیت کی تاریخ، لہٰذا، 23 اگست 1973 سے شمار کی گئی اور چونکہ اپیل کنندہ نے تین سال کا تجربہ حاصل نہیں کیا تھا، اسے اگلے اعلیٰ عہدے اسسٹنٹ ڈرلنگ انجینئر پر ترقی کے لیے نااہل قرار دیا گیا۔ ترقی والے عہدے میں اس کا داخلہ، لہٰذا، 23 اگست 1976 تک کے لیے ملتی کر دیا گیا اور اسی کے مطابق مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 کو ارشدیت کی فہرست میں اس سے اوپر رکھا گیا۔ ٹریبونل نے اس نقطہ نظر سے اتفاق کیا۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کی بطور جونیئر انجینئر (میکینیکل) ابتدائی تقرری کسی بھی قواعد کی حمایت سے محروم تھی اور 1970 میں مذکورہ عہدوں کے لیے ڈائریکٹر تقرری کرنے کا اختیار نہیں رکھتا تھا، اپیل کنندہ کی تقرری مستقل نہیں تھی۔ دوسرا، ٹریبونل نے حکومت سے اتفاق کیا کہ اپیل کنندہ کا اسسٹنٹ ڈرلنگ انجینئر کے درجے میں داخلہ 23 اگست 1976 سے ہونا فرض کیا جانا چاہیے اور لہٰذا مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 واضح طور پر اس سے ارشد تھے۔ مختصراً، ٹریبونل نے حکومت کے نقطہ نظر کی توثیق کی

ہمیں مذکورہ نقطہ نظر کی توثیق کرنا مشکل لگتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا، عہدے 1966 میں منظور کیے گئے تھے۔ ابتدائی طور پر اپیل کنندہ کو مقامی امیدوار کے طور پر مقرر کیا گیا لیکن بعد میں ڈائریکٹر نے ریاستی پبلک سروس کمیشن سے مذکورہ دو عہدوں کا اشتہار دینے اور تقرری کے لیے امیدواروں کے انتخاب کی درخواست کی۔ اس طرح جاری کردہ اشتہار کے نتیجے میں اپیل کنندہ نے درخواست دی، اہل پایا گیا اور تقرری کے لیے منتخب کیا گیا۔ لہٰذا، نے تقرری کی کیونکہ وہ کرنٹک سول سروسز (درجہ بندی، کنٹرول اور اپیل) قواعد، 1957 کے تحت درجہ III کے عہدوں کے لیے تقرری کرنے کا اختیار رکھتا تھا، قاعدہ 7 (2) کو اس کے شیڈول II کے کالم 2 کے ساتھ پڑھیں۔ یہ قاعدہ واضح طور پر دکھاتا ہے کہ جونیئر انجینئرز، ایک درجہ III کا عہدہ، کے لیے ڈائریکٹر تقرری کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ ٹریبونل، لہٰذا، یہ کہتے ہوئے درست نہیں تھا کہ کی گئی تقرری غیر مستقل تھی کیونکہ یہ تقرری کرنے کے اختیار کے ذریعے نہیں کی گئی تھی۔ ٹریبونل کا یہ کہنا کہ ڈائریکٹر جونیئر انجینئرز کے لیے تقرری کرنے کا اختیار نہیں رکھتا تھا غلط تھا۔ سختی سے کہا جائے تو، یہ حکومت کا نقطہ نظر نہیں تھا۔ حکومت نے تقرری کو غیر مستقل قرار دیا کیونکہ اس کے خیال میں اس نے براہ راست بھرتی شدہ افراد کے لیے 50 فیصد کوٹے سے تجاوز کر لیا تھا۔ یہ نقطہ نظر اس مفروضے پر مبنی ہے کہ 1973 کے قواعد کو زبردستی لاگو کرتے ہوئے ملازمت کو مستقل بنایا جانا چاہیے۔ یہاں دو خامیاں ہیں، اولاً اپیل کنندہ، جو جونیئر انجینئرز کے طور پر مقرر کیے گئے دو براہ راست بھرتی شدہ

افراد میں سے ارشد تھا، 50 فیصد کوٹے پر براہ راست بھرتی شدہ افراد کے لیے ایک عہدے کو پُر کرے گا، اور دوسرا، 1970 میں کی گئی تقرری پر 1987 میں اعتراض کرنا جائز نہیں تھا جب اس درمیانی مدت میں کسی نے اپیل کنندہ کی تقرری کو چیلنج نہیں کیا تھا۔ حکومت کا اعتراض جو اس کی اگلے اعلیٰ عہدے پر ترقی پر تھا وہ یہ تھا کہ وہ مقامی امیدوار تھا نہ کہ مستقل تقرر شدہ، ایک اعتراض جسے غالباً اس احساس کے بعد جاری نہیں رکھا گیا کہ اسے تقرری سے پہلے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے منتخب کیا گیا تھا۔ نہ صرف یہ کہ حکومت نے 1980 اور 1984 میں اسے اگلے اعلیٰ عہدوں پر ترقی دے کر اس کی تقرری میں خاموشی سے رضامندی ظاہر کی۔ چونکہ عہدے محکمے میں موجود تھے اور تقرری کے لیے انتخاب ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کیا گیا تھا اور ڈائریکٹر تقرری کرنے کا اہل تھا، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بھرتی کے قواعد کی عدم موجودگی نے تقرری کو غیر قانونی یا غیر مستقل بنا دیا جب یہ پایا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ، جو ڈگری ہولڈر تھا، عہدے پر تقرری کے لیے اہل تھا۔ یہ اس لیے بھی ہے کیونکہ غیر مستقل تقرریوں کو حکومت کے 5 جولائی 1976 کے یادداشت کے ذریعے مستقل بنادیا گیا تھا، جس کا متعلقہ حصہ یہ ہے:

"3 (a)-1 نومبر 1956 کے بعد لیکن ایسے درجوں میں بھرتی کے قواعد کے نفاذ سے پہلے حکومت یا حکومت کی مخصوص اجازت کے تحت براہ راست بھرتی یا ترقی کے ذریعے کی گئی تمام تقرریوں کو مستقل سمجھا جاسکتا ہے۔"

اس کی بعد میں 17 ستمبر 1977 کے خط کے ذریعے وضاحت کی گئی:

"پیرا 3 (a) کہتا ہے کہ 1.11.1956 کے بعد اور متعلقہ درجے کے درجے اور بھرتی کے قواعد کے نفاذ سے پہلے حکومت یا دیگر تقرری کرنے والے اختیارات کے ذریعے براہ راست بھرتی یا ترقی کے ذریعے کی گئی تمام تقرریوں کو مستقل سمجھا جاسکتا ہے، یعنی حکومت یا دیگر تقرری کرنے والے اختیارات کے ذریعے بھرتی کے کسی بھی طریقے کا استعمال مستقل ہے۔ یہ پیرا یہ نہیں کہتا کہ مقامی امیدواروں کی بطور عارضی انتظام تقرری مستقل ہے۔"

ٹریبونل نے مذکورہ پر ان غلط بنیادوں پر بھروسہ کرنے سے انکار کر دیا کہ ڈائریکٹر تقرری کرنے کا اختیار نہیں رکھتا تھا اور اپیل کنندہ مقامی امیدوار تھا۔ ایک بار جب دونوں کو غلط پایا جاتا ہے، تو ان رہنما خطوط کو نظر انداز کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ یہ بھی سمجھا جانا چاہیے کہ درجہ III کے

درجے میں مقامی امیدواروں کی ملازمت کو آفس آرڈر نمبر 177/71-72 مورخہ 31 اگست 1971 کے ذریعے مستقل بنادیا گیا تھا اور اگر اپیل کنندہ کو 4 مئی 1970 سے مستقل امیدوار کے طور پر مقرر نہیں کیا گیا ہوتا تو اس کی ملازمت کو بھی مقامی امیدوار کے طور پر مستقل بنایا جاتا۔

اوپر ہماری بحث سے یہ واضح ہے کہ ریاستی حکومت اور ٹریبونل کا پورا نقطہ نظر غلط تھا۔ اس کے علاوہ، اپیل کنندہ کو 1970 سے 1987 تک جب اس کی ارشدیت مجروح ہوئی، مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 سے ارشد دکھایا گیا۔ مذکورہ 17 سال کی مدت کے دوران اس کی ارشدیت کو مجروح کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو گئی تھیں۔ کسی نے کورٹ میں اسے کامیابی سے چیلنج نہیں کیا۔ اپیل کنندہ کی ارشدیت جو وقت گزرنے کے ساتھ مستحکم ہو گئی تھی اور جس کی بنیاد پر حکومت نے اسے ترقیاں دی تھیں، ابتدائی تقرری کی مستقل پرکئی سالوں بعد شک کر کے اسے مجروح نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ اس نے عارضی انتظام کے تحت بطور ایڈہاک ملازم تجربہ حاصل کیا ہو کہ جو نیر انجینئر کے طور پر اس کے تجربے کو نظر انداز کیا جاسکتا۔ لہٰذا، ہمارا خیال ہے کہ اس کی ترقی والے عہدے پر ارشدیت کو اس بنیاد پر مجروح نہیں کیا جاسکتا تھا کہ اس کے پاس 23 اگست 1976 تک ضروری تجربہ نہیں تھا۔

ڈائریکٹ ریسروٹ درجہ II انجینئرنگ آفیسر ز ایسوسی ایشن بنام ریاست مہاراشٹر اینڈ دیگر [1990] 2 ایس سی سی 715، میں اس عدالت نے پیرا گراف 13 میں فیصلہ دیا:

"باہمی ارشدیت کا تعین کرنے کا اصول آرٹیکل 14 اور 16 سے نکلنے والے مساوات کے اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ اگر تقرری عارضی انتظام کے طور پر کی جاتی ہے، تمام اہل دستیاب افراد کے دعوؤں پر غور کیے بغیر اور تقرری کے قواعد کی پیروی کیے بغیر، تو اس تقرری کا تجربہ مستقل تقرر شدہ شخص کے تجربے کے برابر نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ تقرری میں معیاری فرق ہے۔ دونوں کو مساوی سمجھنا دو غیر مساویوں کو مساوی سمجھنا ہوگا جو مساوات کے شق کی خلاف ورزی کرے گا۔ لیکن اگر تقرری تمام اہل امیدواروں کے دعوؤں پر غور کرنے کے بعد کی جاتی ہے اور تقرری شدہ شخص مسلسل اس عہدے پر برقرار رہتا ہے یہاں تک کہ مستقل تقرریوں کے لیے بنائے گئے قواعد کے مطابق اس کی ملازمت کو مستقل بنادیا جاتا ہے، تو ارشدیت کے مقصد کے لیے قائم مقامی ملازمت کو خارج کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اگر ابتدائی تقرری خود مستقل تقرریوں پر لاگو ہونے والے قواعد

کے مطابق کی جاتی ہے تو بھی یہی صورت حال ہوگی، جیسا کہ موجودہ معاملے میں ہے۔ دوسری صورت میں فیصلہ کرنا امتیازی اور من مانا ہوگا۔"

موجودہ معاملے میں بھی اپیل کنندہ کی تقرری 1970 میں اس وقت کی گئی جب تمام اہل امیدواروں کا ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے انٹرویو لیا گیا تھا۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا، عہدے محکمے میں موجود تھے اور ڈائریکٹر تقرری کرنے کا اختیار تھا جس نے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کیے گئے انتخاب کے بعد تقرری کی۔ اپیل کنندہ نے اس عہدے پر مسلسل کام کیا یہاں تک کہ اسے مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 کے ساتھ اگلے اعلیٰ عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ ان حالات میں، جو نیئر انجینئر (میکینیکل) کے عہدے پر 1970 سے ترقی تک کے اس کے تجربے کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔ لہٰذا، ہمارا خیال ہے کہ آئینی پنج کا مذکورہ پیرا گراف میں بیان کردہ تناسب موجودہ معاملے میں بھی پوری قوت کے ساتھ لاگو ہوتا ہے۔

نتیجتاً، ہم اس اپیل کو قبول کرتے ہیں اور ٹریبونل کے حکم کو کالعدم کرتے ہیں۔ ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ اپیل کنندہ کی مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 پر ارشدیت جو 31 دسمبر 1987 سے پہلے تھی جب عارضی ارشدیت کی فہرست شائع ہوئی تھی، بحال کی جائے گی اور مذکورہ حتمی ارشدیت کی فہرست کو درست کر کے اسے مدعا علیہ نمبر 3 سے 7 سے ارشد دیکھا جائے گا۔ اپیل اسی طرح لاگت کے بغیر قبول کی جاتی ہے۔

اپیل منظور کی گئی